www.KitaboSunnat.com



PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterma

۱۳، مضبوط بنانا کے لیے ۱۲، زمین اور اس کی اقسام کے لیے ۲۱، آواز اور اس کی اقسام کے لیے ۲۰، جڑنا کے لیے ۱۳، روکنا کے لیے ۱۵، ڈرنا کے لیے ۱۰، دوڑنا کے لیے ۱۱، چلنا کے لیے ۱۲، جھکنا کے لیے ۱۲، جماعت کے لیے ۱۴، بدلہ کے لیے ۱۲۔ خوش ہونا، اکٹھا کرنا۔ اٹھانا، دینا، دوست، سب کے لیے دس دس الفاظ ہیں۔ تو ان حالات میں ان تمام مترادفات کے ذیلی فرق کو واضح کرنا جتنا کٹھن کام ہو سکتا ہے اس کا اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں اور ماحصل پیش کرنے کی ضرورت اور اہمیت بھی سمجھ سکتے ہیں۔

**۵۔ اضداد کا استعمال:** اضداد کا بیان اس لحاظ سے بہت مفید ہوتا ہے کہ اگر ایک لفظ کا مفہوم ذہن میں ہو تو دوسرے کا مفہوم از خود ذہن میں آجاتا ہے۔ اسی لیے ذیلی فرق بتلانے والے اہلِ لغت ضد کا اکثر ذکر کر دیتے ہیں۔ قرآن کریم میں بھی اضداد کا ذکر اکثر مقامات پر ہوا ہے۔ مثلاً ارشادِ باری ہے:

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (۵/۲)

اب دیکھیے اس آیت میں بِرّ کے مقابلہ میں اِثْم اور تقویٰ کے مقابلہ میں عُدْوَان کا لفظ آیا ہے۔ اب اگر کسی کے ذہن میں بِرّ اور تقویٰ کا مفہوم موجود ہے تو اِثْم اور عُدْوَان کا پورا پورا مفہوم از خود اس کے ذہن میں آجائے گا اور اس کے برعکس بھی۔ اس لیے ہم نے جا بجا اضداد کا ذکر کرنے کے علاوہ ایک علیحدہ ضمیمہ (ضمیمہ ۲) بھی لغتِ اضداد کے عنوان سے کتاب کے آخر میں لگا دیا ہے اور یہ ضمیمہ تین حصوں میں منقسم ہے۔

**۶۔ قرآنی آیات کا استعمال:** قرآنی آیات کا استعمال صرف اس حد تک کیا گیا ہے جس حد تک مطلب کی وضاحت کے لیے ضروری تھا۔ اگر ایک آیت کے کسی ٹکڑے سے ہی مفہوم واضح ہو جاتا ہو تو اتنا ٹکڑا ہی درج کر دیا گیا ہے۔ اور اگر مطلب کی وضاحت کے لیے دو تین آیات کی ضرورت سمجھی یا متفرق مقامات سے مثالیں پیش کرنے کی ضرورت پیش آئی تو حسبِ ضرورت انہیں درج کر دیا گیا ہے۔

**۷۔ عربی مادے:** بعض الفاظ کے عربی مادے تلاش کرنا بھی ٹیڑھی کھیر والا مسئلہ بن جاتا ہے۔ عوام کا تو ذکر ہی درکنار، مشہور اہلِ لغت بھی بعض الفاظ کے مادوں میں اختلاف کر جاتے ہیں۔ اس مشکل کا حل میں نے یہ سوچا ہے کہ ایک تو اصل کتاب میں ایسے مشکل الفاظ کے مادے بریکٹوں میں درج کر دیے ہیں اور دوسرے ضمیمہ جات میں ایسے مشکل مادوں پر مشتمل ایک الگ لسٹ شامل کر دی ہے۔ یہ لسٹ ضمیمہ نمبر ۵ (متفرقات) کے ذیلی عنوان ۲ "چند مشکل مادے" میں درج ہے۔

**ضمیمہ جات:** مترادفات کا ذکر کرنے کے بعد میں نے دیکھا کہ بہت سے الفاظ خصوصاً اسماء معرفہ ایسے رہ جاتے ہیں جن کا مترادف تو ہو نہیں سکتا لیکن وہ تشریح طلب ضرور ہوتے ہیں۔ کتاب کی افادیت کو بڑھانے کی خاطر ایسے الفاظ کا آخر میں ضمیمہ جات کی شکل میں ذکر کر دیا گیا ہے۔ ضمیمہ ۱ میں تمام اسمائے معرفہ مختلف عنوانات کے تحت درج کر دیے گئے ہیں۔ اس میں انبیاء و رسل، رجال اور اماکن وغیرہ کے علاوہ اسمائے اعداد بھی آگئے ہیں جو اسم معرفہ ہی کی قسم ہے۔ ضمیمہ ۲ میں اسمائے نکرہ متفرق عنوانات کے تحت تشریح کے ساتھ درج ہیں۔ ضمیمہ ۳ لغتِ اضداد پر مشتمل ہے۔ ضمیمہ ۴ میں ماضی یا مضارع میں عین کلمہ میں حرکت کی تبدیلی سے جو معانی میں فرق پڑ جاتا ہے اسے واضح کیا گیا ہے۔ ضمیمہ ۵ متفرقات پر مشتمل ہے اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ اس میں کذب کا احتمال نہ ہو اور اس سے علم یا مفید ظن حاصل ہو جیسا کہ وحی الٰہی سے اور خبرِ متواتر وغیرہ سے حاصل ہوتا ہے لیکن ہمارے خیال میں یہ قید درست نہیں۔ کیونکہ ارشادِ باری ہے :

| | |
|---|---|
| يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا (۴۹/۶) | اے ایمان والو اگر تمہارے پاس کوئی بدکار کوئی خبر لیکر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔ |

اور یہ تو ظاہر ہے کہ فاسق کی نبا میں کذب کا احتمال موجود ہے جبھی تو اللہ تعالیٰ نے تحقیق کا حکم دیا ہے اسی طرح ہدہد پرندہ نے حضرت سلیمانؑ کو جو خبر (نبا) دی تھی اس سے انہیں بھی علم یا مفید ظن حاصل نہیں ہوا تھا (نیز دیکھیے خبر دینا)

۹۔ دَلَّ بمعنی راہنمائی کرنا، رستہ دکھانا۔ کسی چیز کا پتہ بتلانا اور دلالت بمعنی جس کے ذریعہ کسی چیز کی معرفت حاصل ہو جیسے الفاظ کا معانی پر دلالت کرنا۔ یا جیسے کوئی چیز حرکت کرنے لگے تو انسان سمجھ لیتا ہے کہ یہ چیز کوئی زندہ جانور ہے۔ گویا اس کی حرکت جاندار کی زندگی پر دلالت کرتی ہے (مف) اور دَلَّ کا لفظ مادی اور معنوی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے :

| | |
|---|---|
| اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ (۲۰/۴۰) | اور (اے موسیٰ) تیری بہن (فرعون کے ہاں) گئی اور کہنے لگی کیا میں تمہیں ایسے شخص کا پتہ بتلاؤں جو اس کی کفالت کرے۔ |

دوسرے مقام پر ہے :

| | |
|---|---|
| يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ (۶۱/۱۰) | اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتلاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے۔ |

**ماحصل :** (۴) اَدْرٰی : کسی حیلہ اور تدبیر سے بات سمجھانا

(۵) حدّث : کوئی نئی بات بتلانا۔

(۶) عرّف : علامات اور نشانات سے بات سمجھانا۔

(۷) اطلع : کسی چیز کی حقیقت سے مطلع کرنا۔

(۸) نَبَّاَ اور اَنْبَاَ : کسی اہم واقعہ کی خبر دینا جس کا تعلق خبر لانے والے کی ذات سے ہو خواہ یہ ماضی سے متعلق ہو یا حال سے یا مستقبل سے اور اس پر متنبہ کرنا۔

(۹) دَلَّ : راہ نمائی کرنا۔ کسی چیز سے دوسری کا پتہ بتلانا یا راہ سمجھانا۔

## ۲۱۔ آگے ۔ سامنے

کے لیے قُبُل ۔ قِبَل اور بین ایدی کے الفاظ آئے ہیں :

۱۔ قُبُل ۔ اور قُبُل (ضد دُبُر اور دُبُر) ہر چیز کا آگے کا حصہ جو پہلے نظر آئے (منجد) ارشاد باری ہے :

| | |
|---|---|
| وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا (۶/۱۱۱) | اگر ہم ان پر فرشتے بھی اتار دیتے اور مردے بھی ان سے گفتگو کرنے لگتے اور ہم سب چیزوں کو ان کے سامنے لا موجود بھی کر دیتے تو بھی یہ ایمان نہ لاتے۔ |

اور قِبَل بمعنی طاقت اور قدرت بھی ہے (منجد) اور قِبَل کسی ایسی چیز کے سامنے آنے کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ کی طاقت اور سکت نہ ہو۔ ارشادِ باری ہے :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۸۔ غُلّ : کے بنیادی معنی اس طرح کی خیانت ہے کہ اپنے زیر تصرف کوئی چیز جو اپنی ملکیت نہ ہو اٹھا کر چپکے سے اپنے سامان میں رکھ لی جائے جیسے غنیمت کے مشترکہ مال سے کوئی چیز اٹھا کر اپنی ملکیت میں کر لینا۔ اور غُلّ بمعنی طوق ہتھکڑی یا بیڑی یعنی ہر وہ چیز جس سے کسی کے اعضاء کو جکڑ کر وسط میں باندھ دیا جاتا ہے اور اس کی جمع اغلال ہے۔ اسی نسبت سے کنایۃً مغلول الید کنجوس شخص کو بھی کہہ دیتے ہیں جس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں اور وہ کچھ خرچ نہیں کر سکتا۔ قرآن میں ہے :

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيهِمْ (۵/۶۴)

اور یہود کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بند ہو گیا۔ انہیں کے ہاتھ بند ہو جاویں۔ (عثمانیؒ)

خدا کا ہاتھ (گردن سے) بندھا ہوا ہے (یعنی اللہ بخیل ہے) انہیں کے ہاتھ باندھے جائیں (جالندھری)

**ماحصل :** (۱) بخل۔ جائز ضرورت سے کم خرچ کرنا اپنی ذات یا دوسروں کے لیے۔ نیز یہ لفظ بخل کے لیے عام ہے۔

(۲) امسك۔ جو کچھ بھی اپنے پاس ہو اسے روکے رکھنا۔

(۳) اَوْعٰی۔ سنبھالنا اور کمی نہ ہونے دینا۔ ہر قابلِ حفاظت چیز کے لیے عام ہے۔

(۴) اَکْدٰی۔ تھوڑا سا خرچ کرنے کے بعد رک جانا یا ارادہ کر کے پورا نہ کرنا۔

(۵) اَقْتَرَ۔ اپنے عیال میں نان و نفقہ میں بخل کرنا یا اپنی ذات پر بھی کنجوسی کرنا۔

(۶) ضَنَّ : کسی مرغوب شے کے بتلانے میں بخل کرنا۔

(۷) شُحّ : شدتِ حرص و بخل کا مجموعہ

(۸) مغلول الید۔ محاورۃً بخیل اور کنجوس آدمی جو دوسروں کو کچھ نہ دے۔

## ۲۴۔ بدبختی

کے لیے شِقْوَة، نَحُوسَة، طَائِر، شُؤْم اور حُسُوم کے الفاظ آتے ہیں :

۱۔ شِقْوَة : شِقْوَة اور شقاوة دونوں کے معنی بدبختی (ضد سعادة) اور جس طرح سعادة امور اضافیہ سے ہے۔ اسی طرح شقاوة اور شقوة بھی امور اضافیہ سے ہے اور شقی وہ شخص ہے جو فطرتاً ہی بدبخت یا بدنصیب ہو (مف) قرآن میں ہے :

قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ (۲۳/۱۰۶)

کافر کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی اور ہم رستے سے بھٹک گئے۔

۲۔ نَحُوسَة : نُحاس کے معنی تانبہ بھی ہے اور آگ کی ایسی لپٹ بھی جس کا رنگ تانبے جیسا ہو۔ اور نَحَسَ کے معنی آسمان کا سرخ ہو کر تانبے کی رنگت جیسا ہو جانا ہے اور یہ نحوست کے لیے ضرب المثل ہے۔ اور نحس اور نحوسة بمعنی سختی اور بدبختی کا دور (نحس کی ضد بھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۔ مدت کے لیے، ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (۲/۱۸۷) پھر روزہ (رکھ کر) رات تک پورا کرو۔

۲۔ اَكْمَلَ: (کامل کی ضد بھی ناقص ہے) بمعنی کسی شروع کیے ہوئے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا یعنی جس غرض کے لیے وُہ دجود میں آئی تھی وُہ غرض پوری ہو جانا (مف) ارشادِ باری ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (۵/۳) آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں۔

تمام اور کمال کا فرق واضح کرنے کے لیے دوسری مثال ملاحظہ ہو:

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ (۲/۲۳۳) اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دُودھ پلائیں۔ یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو پوری مدت تک دُودھ پلوانا چاہے۔

اس آیت میں رضاعت کی مدت پوری کرنے کے لیے تمام اور رضاعت کی غرض پوری کرنے کے لیے کامل کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

۳۔ اَوْفٰى: وفی کا لفظ عہد، ماپ تول، زندگی یا شرط اور اجر کو پورا کرنے کے لیے آتا ہے۔ اور اس کی ضد غدر (بیوفائی کرنا) ہے (مف) اب ان کی مثالیں ملاحظہ فرمایئے:

۱۔ عہد کے لیے، اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ (۲/۴۰) اور اس اقرار کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا تھا، میں اس اقرار کو پورا کروں گا جو میں نے تم سے کیا تھا۔

۲۔ ماپ تول کے لیے، فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ (۷/۸۵) ماپ اور تول پوری کیا کرو اور لوگوں کو چیزیں کم نہ دیا کرو۔

۳۔ منت، نذر، شرط کے لیے، وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ (۲۲/۲۹) اور انہیں چاہیے کہ اپنی نذریں پوری کریں۔

۴۔ اجر یا اجرت کی ادائیگی کے لیے، اور یہ باب وَفّٰی سے آئے گا۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ (۳/۵۷) اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خدا پورا پورا صلہ دے گا۔

۴۔ قَضٰى: جب اس کی نسبت انسان کی طرف ہو تو اس کے معنی ذمہ داری پورا کرنا اور اس سے فارغ ہونا (مف۔ م ق) ہوں گے۔ ارشادِ باری ہے:

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ (۲/۲۰۰) پھر جب حج کے ارکان پورے کر چکو تو (منیٰ میں) خدا کو یاد کرو جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے۔

اسی طرح دوسرے مقام پر ہے:

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ (۱) ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس سے مراد وسوسہ اندازی کرنے والا شیطان ہے، جو ہر آن انسان کو گمراہ کرنے کے لیے اس انداز سے وسوسہ اندازی کرتا رہتا ہے خواہ وُہ جنّوں سے ہو یا انسانوں سے۔ ارشادِ باری ہے:

| | |
|---|---|
| مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ۔ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ۔ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَالنَّاسِ (۱۱۴/۴تا۶) | میں شیطان وسوسہ انداز کی بُرائی سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو خدا کا نام سن کر پیچھے ہٹ جاتا ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے (خواہ یہ جنوں سے ہو یا انسانوں سے۔ |

۵۔ عِفۡرِیۡت: وُہ جن جو بہت شہ زور اور قوی ہیکل ہو اسے عِفۡرِیۡت کہتے ہیں (ف۔ ل ۱۲۵) ارشاد باری ہے:

| | |
|---|---|
| قَالَ عِفۡرِیۡتٌ مِّنَ الۡجِنِّ اَنَا اٰتِیۡكَ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ تَقُوۡمَ مِنۡ مَّقَامِكَ۔ (۲۷/۳۹) | جنات میں سے ایک قوی ہیکل جن نے کہا کہ قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں میں اس تخت کو آپ کے پاس لا حاضر کرتا ہوں۔ |

**ماحصل:** (۱) جنّ۔ انسان کے علاوہ دوسری پوشیدہ اور آتشیں مخلوق جو شریعت کی مکلف ہے۔

(۲) شَیۡطَان: خبیث، سرکش اور موذی جن یا انسان۔

(۳) مَارِد: وُہ شیطان جو ایذا رسانی اور شرارت و سرکشی میں حد درجہ کو پہنچ جائے۔

(۴) خَنَّاس: وسوسہ اندازی کرنے والا شیطان۔

(۵) عِفۡرِیۡت: شہ زور اور قوی ہیکل جنّ۔

## ۱۴۔ جنّت اور اس کے مختلف نام!

۱۔ جَنَّةٌ: بمعنی باغ (ج جَنَّاتٌ) جَنَّ بمعنی ڈھانپنا اور جَنَّةٌ ایسے باغ کو کہتے ہیں جس کی زمین درختوں یا کھیتی کی وجہ سے نظر نہ آئے (مف) قرآن میں ہے:

| | |
|---|---|
| اَیَوَدُّ اَحَدُكُمۡ اَنۡ تَكُوۡنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنۡ نَّخِیۡلٍ وَّاَعۡنَابٍ (۲/۲۶۶) | بھلا تم سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو۔ |

اور الجَنَّة اور جَنَّة کا لفظ قرآن کریم اکثر مقامات پر اس باغ کے لیے استعمال ہوا ہے جہاں نیک اور متقی لوگوں کو اخروی زندگی میں ٹھکانا ملے گا۔ بہشت۔ ارشادِ باری ہے:

| | |
|---|---|
| وَبَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ (۲/۲۵) | اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے (نعمت کے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ |

۲۔ جَنّٰتُ عَدۡنٍ: عَدَنَ بمعنی کسی جگہ قرار پکڑنا۔ رہائش پذیر یا مقیم ہونا (مف) کسی جگہ اقامت کرنا اور ہمیشہ رہنا۔ (م۔ ا) گویا جَنّٰتُ عَدۡنٍ ایسے باغات ہوں گے جو طویل مدت تک برقرار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یا دوسری طرف کا کنارا یا سرا۔ قرآن میں ہے:

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى (۲۸/۲۰) اور شہر کے پرلے سرے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔

گویا اَقْصَا اور قَصِيًّا میں دوری کے ساتھ سمت کا تصوّر بھی پایا جاتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا۔ (۱۹/۲۲) تو وہ اس بچے کے ساتھ حاملہ ہوگئیں اور اسے لے کر ایک دور جگہ چلی گئیں۔

یعنی حضرت مریم پہلے شرقی مقام پر گئی تھیں پھر اس سے بھی دور پرے کسی مقام پر چلی گئیں۔

**ماحصل:** (۱) بَعِيْد۔ اس کا استعمال عام ہے زمانی ہو یا مکانی۔

(۲) سَحِيْق: ظرف مکانی ہے۔ دوری اور کوفت (کا مجموعہ) ہے۔

(۳) عَمِيْق: بمعنی نشیب و فراز کے راستے۔ دوری اور دشواری۔

(۴) قَصِيًّا: ایسی دوری جس میں سمت کا بھی کچھ تصور پایا جائے (دوری اور سمت)

"دور رہنا" کے لیے دیکھیے "بچنا"۔

## ۱۹۔ دور کرنا ــــ ہونا

کے لیے بَعُدَ اور بَاعَدَ، قَصَا، نَاٰى، كَفَّرَ اور قَضٰى کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ بَعُدَ: بمعنی دور ہونا۔ اس لفظ کا استعمال عام ہے۔ فاصلہ، وقت اور مرتبہ ہر قسم کی دوری کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ کہیں دور جگہ کی طرف روانہ ہونا اور جانا (فق ل ۱۱) قرآن میں ہے:

وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ (۹/۴۲) لیکن مسافت ان کو دور (دراز) نظر آئی۔

اور بَاعَدَ بمعنی دور کرنا (مف) قرآن میں ہے:

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا۔ (۳۴/۱۹) وہ کہنے لگے اے پروردگار، ہماری مسافتوں میں بعد (اور طول پیدا) کردے۔

۲۔ قَصَا (يَقْصُوْا) بمعنی دور ہونا۔ صرف ظرف مکان کے طور پر آتا ہے۔ اور کسی متعین مقام اور اسکے مکینوں سے دور ہونے کا معنی دیتا ہے۔ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ بمعنی شہر کا پرلہ کنارہ۔ مسجد الاقصٰے (معرفہ) بمعنی دور والی مسجد۔ قرآن میں ہے:

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا (۱۹/۲۲) تو حضرت مریم بچہ سے حاملہ ہوگئیں تو اس کے ساتھ ایک دور جگہ چلی گئیں۔

۳۔ نَاٰى: بمعنی دور ہونا۔ اور نَائِيَةٌ بمعنی دور رہنے والا (م ل) اور کسی دور مقام کے قریب تک پہنچ جانا۔ (فق ل ۱۱) صرف ظرف زمانی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اور امام راغب کے ایک قول کے مطابق ازراہِ تکبّر کسی سے پرے ہونا ہے (مف) قرآن میں یہ لفظ دو جگہ استعمال ہوا ہے اور دونوں مقامات پر ان دونوں معانی کی تائید ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ (۱۷/۸۳) اور جب ہم انسان پر نعمت بخشتے ہیں تو روگردان ہو جاتا اور پہلو پھیر لیتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فِیْ زَوْجِهَا (۵۸/۱) — خاوند کے بارے میں تجھ سے جھگڑ رہی تھی۔

۲- سَمَّاعٌ: سَامِعٌ بمعنی سننے والا۔ اور سَمَّاعٌ بمعنی جاسوس۔ وُہ شخص جو جاسوسی کرنے کے لیے کان دھرے۔ ارشادِ باری ہے:

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ (۵/۴۱) — وُہ غلط باتیں بنانے کو جاسوسی کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لیے جاسوس بنے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آئے۔

۳- اور أَسْمَعَ بمعنی کوئی بات دوسرے کو سنانا۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ (۲۷/۸۰) — کچھ شک نہیں کہ آپ مُردوں کو (بات) سُنا نہیں سکتے اور نہ بہروں کو جبکہ وُہ پیٹھ پھیر کر پھر جائیں آواز سنا سکتے ہو۔

۴- اِسْتَمَعَ: بمعنی کان لگانا۔ کان دھرنا۔ کوئی بات یا آواز سننے میں کوشش سے کام لینا (منجد مف) جبکہ آواز اچھی طرح سنائی نہ دے رہی ہو۔ قرآن میں ہے:

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا۔ (۷۲/۱) — آپ کہہ دیجئے کہ میری طرف وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے کان لگائے تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا۔

۵- أَذِنَ: کان لگا کر دھیان سے سننا (مف) تعمیلِ ارشاد کے لیے بات کو اچھی طرح سننا۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ (۸۴/۲) — اور وُہ کان لگائے اپنے پروردگار کے حکم کی طرف اور یہی اس کے لیے مناسب ہے۔

۶- اور آذَنَ بمعنی کسی کو سُنانا اور خبردار کرنا۔ آگاہ کرنا (منجد مف) قرآن میں ہے:

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ (۴۱/۴۷) — اور جس دن اللہ انہیں پکارے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں؛ تو کہیں گے کہ ہم نے تجھے کہہ سنایا کہ آج ہم میں سے کوئی گواہی دینے والا نہیں۔

**ماحصل:**

(۱) سَمِعَ: کوئی بات یا آواز سننا۔ عام معنوں میں۔

(۲) سَمَّاعٌ: بمعنی جاسوسی کے طور پر سننے والا

(۳) أَسْمَعَ: کسی دوسرے کو کوئی بات سنانا۔

(۴) اِسْتَمَعَ: کان لگانا اور آواز یا بات سننے کی کوشش کرنا۔

(۵) أَذِنَ: تعمیلِ ارشاد کے لیے بات کو غور سے سُننا۔

(۶) آذَنَ: سنا کر کسی کو خبردار کرنا۔

## ۲۲ — سنوارنا

کے لیے أَصْلَحَ اور زَکّٰی کے الفاظ آتے ہیں۔

۱- أَصْلَحَ (ضد أَفْسَدَ) بمعنی خرابی اور بگاڑ کو درست کرنا۔ مادی اور معنوی ہر لحاظ سے اس کا استعمال عام ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۔ جَزَا یَجْزِیْ جَزَاءً: (۱) کسی کام کا پُورا پُورا بدلہ دینا پھر اسے آزاد کرنا یا بچانا کا معنی دیتا ہے۔ (م۔ق۔مف) (۲) کسی کام کا بدل بننا۔ کام آنا۔ مثلاً:

یَوْمَ لَا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَیْئًا (۲/۴۸) — جس دن کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔

اور بدلہ دے کر بچانے کے لیے:

اِنِّیْ جَزَیْتُھُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّھُمْ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ (۲۳/۱۱۱) — آج میں نے اُن کو اُن کے صبر کا بدلہ دیا۔ بیشک وُہ کامیاب ہو گئے۔

۲۔ اَغْنٰی: کسی چیز کا کافی ہونا اور فائدہ بخشنا (مف) کہ دوسری چیز کی احتیاج نہ رہے۔

مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ۔ ھَلَکَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ (۶۹/۲۸) — میرا مال میرے کسی کام نہ آیا۔ میری بادشاہی مجھ سے چھن گئی۔

**ماحصل**: (۱) جَزَاء: کام آنا اور مصیبت سے بچانا (۲) اَغْنٰی: کام آنا اور فائدہ پہنچانا۔

## ۶۔ کام ـــ کام کرنا

کے لیے فَعَلَ[۱]، عَمِلَ[۲]، صَنَعَ[۳]، صَدَعَ[۴]، جَرَحَ[۵]، اِجْتَرَحَ، تَعَمَّدَ[۶]، اَمْرٌ، شَاْنٌ[۸] کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ فَعَلَ: فِعْل ہر وہ کام جو کسی اثر اندازی کا نتیجہ ہو۔ کام کرنے والے کا خواہ ارادہ ہو یا نہ ہو اور خواہ اس کا مادی وجود ہو یا نہ ہو سب پر اس کا اطلاق ہو گا (ج افعال) (مف) اور فَعْلَةٌ بمعنی ایک دفعہ کوئی کام کرنا۔ قرآن میں ہے:

وَفَعَلْتَ فَعْلَتَکَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ (۲۶/۱۹) — (فرعون نے موسیٰؑ سے کہا) اور تم نے ایک اور کام (قبطی کا قتل) بھی کیا جو کیا۔ تم تو ناشکرے معلوم ہوتے ہو۔

دیکھیے اس آیت میں جس قتل کا ذکر ہے وُہ حضرت موسیٰؑ سے بلا ارادہ سرزد ہو گیا تھا۔ اور ارادۃً کام کرنے کے لیے درج ذیل آیت کا حصہ ملاحظہ فرمائیے:

فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ (۲/۶۸) — وُہ کام کرو جس کا تمھیں حکم دیا جاتا ہے۔

۲۔ عَمِلَ: عَمَل ہر وُہ کام جو کسی جاندار سے ارادتاً صادر ہو خواہ اچھا ہو یا بُرا۔ عمل ج اعمال (مف) اور عَمِلَ کا لفظ محنت مزدوری کرنے کے لیے بھی آتا ہے۔ جیسے فرمایا:

اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَکَانَتْ لِمَسٰکِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ (۱۸/۷۹) — اور جو کشتی تھی تو وُہ مسکین آدمیوں کی تھی جو دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے۔

۳۔ صَنَعَ: کسی کام کو فنی مہارت سے سرانجام دینا۔ یہ عَمِلَ سے اخص ہے حیوانات کے لیے نہیں بولا جاتا (مف) اور صَنَّاع بمعنی کاریگر۔ اپنے کام میں ماہر۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# ۱۵ — مخالفت — مخالفت کرنا

کے لیے خَالَفَ، ضَدَّ، شَاقَّ، حَادَّ، تَعَاسَرَ، عَنَدَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ خَالَفَ: بمعنی مخالفت کرنا۔ اعراض کرنا (منجد) اور بمعنی کسی چیز کا خلاف کرنا اور اختلاف کرنا۔ بتلائی ہوئی بات کے علاوہ کوئی دوسرا کام کرنا۔ قرآن میں ہے:

وَمَآ اُرِیۡدُ اَنۡ اُخَالِفَکُمۡ اِلٰی مَآ اَنۡھٰکُمۡ عَنۡہُ (۱۱/۸۸) میں نہیں چاہتا کہ خود اس بات کے خلاف کروں جس سے تم کو منع کرتا ہوں۔

۲۔ ضَدَّ: بمعنی مخالفت کرنا۔ اور ضِدّ بمعنی مخالف۔ مقابل (ج اضداد) مقابل کی دو چیزوں کو ضِدَّین کہتے ہیں۔ امام راغب کے نزدیک ضدّین کی تعریف یہ ہے کہ وُہ دو چیزیں جو ایک دوسرے کے مقابل ہوں اور ایک ہی جنس سے ہوں اور کبھی جمع نہ ہو سکتی ہوں جیسے سفیدی اور سیاہی (مف) کہ ان کی جنس رنگت یا رنگ ہے۔ اور ابن الفارس کے نزدیک ضدّین کی تعریف یہ ہے کہ ایسی دو مقابل اشیاء جن کا ایک ہی وقت میں اجتماع ناممکن ہو جیسے دن اور رات (م۔ل) گویا یہ لفظ خلاف سے اخص ہے۔ یعنی ہر ضد خلاف ضرور ہے لیکن ہر خلاف ضد نہیں ہوتا۔ قرآن میں ہے:

کَلَّا سَیَکۡفُرُوۡنَ بِعِبَادَتِہِمۡ وَیَکُوۡنُوۡنَ عَلَیۡہِمۡ ضِدًّا (۱۹/۸۲) ہرگز نہیں وُہ (معبودانِ باطل) اُن کی پرستش سے انکار کریں گے اور اُن کے دشمن و مخالف بن جائیں گے۔

اور ضِدّ کا لفظ بذاتِ خود لغتِ اضداد سے ہے۔ یعنی ضدّ بمعنی مخالف اور مقابل۔ اور ضِدّ بمعنی مثل اور نظیر (م۔ق) بھی۔

۳۔ شَاقَّ: بمعنی مخالفت کرنا۔ عداوت رکھنا (منجد) اور شقّ بمعنی شگاف اور شِقَاق بمعنی افتراق۔ اَن بَن مخالفت۔ ایسی مخالفت جس میں ہر فریق جانب مخالف کو اختیار کر لیتا ہے (مف) یعنی جو بات ایک کو ناپسند ہو وہی بات دُوسرا فریق اختیار کرے۔ ارشادِ باری ہے:

ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ شَآقُّوا اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ ۚ وَمَنۡ یُّشَآقِّ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ (۵۹/۴) یہ اس لیے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

۴۔ حَادَّ: حَدَّ النظر بمعنی تیز نظر سے گھورنا۔ اور حَدَّ السَّیۡف بمعنی تلوار کی دھار۔ اور حَدَّ السِّکِّیۡن بمعنی چھری کو تیز کرنا۔ اور حَادَّ دشمنی رکھنا۔ غضبناک ہونا (منجد) گویا حَادَّ سے مراد ایسی مخالفت اور دشمنی ہے جس سے انسان غضبناک ہو کر مقابلہ اور انتقام پر اتر آئے۔ ارشادِ باری ہے:

اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا اَنَّہٗ مَنۡ یُّحَادِدِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَاَنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ خَالِدًا فِیۡہَا (۹/۶۳) کیا انہیں یہ معلوم نہیں کہ جو شخص خدا اور اس کے رسول سے مقابلہ کرتا ہے تو اس کے لیے جہنم کی آگ تیار ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَاِلَی الۡاَرۡضِ کَیۡفَ سُطِحَتۡ (۸۸/۲۰) اور کیا وہ نہیں دیکھتے) زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی۔

۲- دَکَّ کے بنیادی معنی (۱) کوٹنا (۲) پھر اسے ہموار کر دینا م-ل (یعنی کسی چیز کو کوٹ کر زمین کے برابر کر دینا (مف) ارشاد باری ہے:

فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ رَبِّیۡ جَعَلَہٗ دَکَّآءَ۔ (۱۸/۹۸) پھر جب میرے پروردگار کا وعدہ آ پہنچے گا تو اس (سدِّ ذوالقرنین) کو ڈھا کر پیوند خاک کر دے گا۔

۳- مَرَّدَ: مَرِدَ الۡغُلَامُ بمعنی لڑکے کا بے ریش ہونا۔ اور مَرَّدَ الۡغُصۡنَ بمعنی ٹہنی کے پتے صاف کرنا۔ اور مَرَّدَ الۡبِنَاءَ بمعنی عمارت کو ہموار اور چکنا کرنا (مف۔ منجد) ارشاد باری ہے:

قَالَ اِنَّہٗ صَرۡحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنۡ قَوَارِیۡرَ۔ (۲۷/۴۴) سلیمانؑ نے کہا یہ (الیا محل) ہے جو شیشے جڑے ہونے کی وجہ سے ہموار بنا دیا گیا ہے۔

**ماحصل:** (۱) سطح۔ بچھانا اور ہموار کرنا۔ (۳) مَرَّدَ، ہموار اور چکنا کرنا۔

(۲) دَکَّ۔ ریزہ ریزہ کر کے زمین کے ہموار کرنا۔

## ۱۳— ہمیشہ

کے لیے سَرۡمَد اور اَبَد کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱- سَرۡمَد: بمعنی دائم۔ ہمیشہ (مف) سَرۡمَدِیٌّ بمعنی جس کا نہ اول ہو نہ آخر (منجد) ہمیشہ کسی چیز کا ایک ہی حالت میں رہنا اور اس میں کچھ تغیّر و تبدّل نہ ہونا (فق ل ۹۵) ارشاد باری ہے:

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمُ الَّیۡلَ سَرۡمَدًا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ مَنۡ اِلٰہٌ غَیۡرُ اللّٰہِ یَاۡتِیۡکُمۡ بِضِیَآءٍ (۲۸/۷۱) آپ کہہ دیجیے۔ بھلا دیکھو تو اگر اللہ تعالیٰ تم پر روز قیامت ہمیشہ رات ہی رہنے دے تو دوسرا کون اللہ ہے جو تمہارے لیے روشنی لائے گا؟

۲- اَبَد: (ضد ازل) زمانہ دراز کا پھیلاؤ۔ مسلسل جاری رہنے والی مدت (مف) ظرف زمان ہے جو مستقبل میں نفی اور اثبات دونوں کی تاکید کے لیے آتا ہے۔ مثلاً اَفۡعَلُہٗ اَبَدًا میں اسے ضرور کرتا رہوں گا اور لَا اَفۡعَلُہٗ اَبَدًا بمعنی میں اسے کبھی بھی نہ کروں گا (منجد) اور اَبَد سے پہلے خَلَدَ مزید تاکید کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا (۹۸/۸) وہ اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَلَا یَتَمَنَّوۡنَہٗۤ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡہِمۡ (۶۲/۷) یہودی جو کچھ کرتوت کر چکے ہیں۔ اس کی وجہ سے وہ موت کی کبھی بھی آرزو نہ کریں گے۔

**ماحصل:** (۱) سرمد۔ ظرف زمانی۔ صرف اثبات کے لیے اور بلا تغیر کسی حالت کے مسلسل رہنے کیلئے آتا ہے۔

(۲) اَبَدًا۔ ظرف زمانی۔ مستقبل میں نفی و اثبات دونوں کی تاکید اور حالت اور کام کے تسلسل کے لیے آتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com



حتیٰ کہ قرآن میں ایک مقام پر گھن کے کیڑے کے لیے دَابَّۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ارشاد باری ہے:

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ (۳۴/۱۴)

پھر جب ہم نے ان کے لیے موت کا حکم صادر کیا تو کسی چیز سے ان کا مرنا معلوم نہ ہوا مگر گھن کے کیڑے سے جو اُن کے عصا کو کھاتا رہا۔

اور شرائط قیامت میں ایک علامت دابّۃ کا خروج بھی ہے جو تمام رُوئے زمین پر پھرے گا۔ واللہ اعلم وُہ کس قسم کا جانور یا جاندار ہو گا اور کس رفتار سے یا کس طرح سفر کرے گا۔ ارشاد باری ہے:

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ (۲۷/۸۲)

اور جب اُن کے بارے میں (عذاب کا) وعدہ پُورا ہو گا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔

اور دابّۃ کی جمع دواب ہے۔ اس کا اطلاق عموماً چار پاؤں رکھنے والے جانوروں پر ہوتا ہے اور مذکر و مؤنث سب کے لیے یکساں استعمال ہوتا ہے۔ پھر یہ لفظ اور محدود ہوا تو اس کا استعمال صرف باربردار جانوروں بالخصوص گھوڑے، خچر اور گدھے پر ہونے لگا (ف ل ۱۲۴) لیکن قرآن سے یہ قید ثابت نہیں ہوتی۔ ارشاد باری ہے:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ (۲۲/۱۸)

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چارپائے (جانور۔ عثمانی) اور بہت سے انسان خدا کو سجدہ کرتے ہیں۔

زَوج اور اَزواج کی بحث "مختلف" اور "جوڑا" میں دیکھیے!

۸-۹- عاقر اور عقیم: یہ دونوں لفظ بانجھ کے معنوں میں مرد اور عورت دونوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ تفصیل اور ذیلی فرق کے لیے دیکھیے "بانجھ")

۱۰- محصن اور محصنٰت بمعنی عفت کی حفاظت کرنے والے مرد یا عورتیں۔ فحاشی کے راستہ میں روک یا حصن ایک تو غلامی کے مقابلہ میں آزادی ہے۔ دوسرے کنوارپن کے مقابلہ میں شادی۔ لہٰذا قرآن میں محصنٰت کا لفظ آزاد کنواریوں کے لیے بھی آیا ہے اور شادی شدہ عورتوں کے لیے بھی۔ یہی صورت مردوں کی ہے۔
(تفصیل کے لیے دیکھیے "آزاد")

۱۱- وَلَد، بمعنی جنا ہوا یا جو جنا گیا ہو۔ یہ لفظ واحد۔ جمع۔ مذکر، مؤنث۔ چھوٹے بڑے سب پر بولا جاتا ہے (مف) چنانچہ قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ